196

منشور محمدی

منشور رسولون لاهم محتاج بخاتم - باخاتم و مهر آمده منشور محمد - توریت بلا تودیه انجیل بیحیل - گویان صفت و سیرت سرور محمد صلعم

نمبر ۱۳ جلد ۱ سنه ۱۳۰۴ ہجری یوکادرے عیسوی مطابق اماه سنه ۸۸ عیسوی

اشتہار بیخبار عشر وار بمضامین تبرہ مذہب عیسوی جو پیشہ ہی قیمت سالانہ بحساب ۱۲ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

رسالہ عدم ضرورت قرآن موسومہ پریسریو یو

اما بعد واضح ہو کہ اندنون ایک رسالہ عدم ضرورت قرآن نام مشن پریس لودیانہ کا مطبوعہ جسکا ترجمہ اگر کیا جاے بجا ہی کہ تحریر جو کہ پڑھنے کے لئے زیبا نہیں کاتب الحروف کی نظر سے گذرا جسمیں مؤلف یعنی پادری جی - ایل ٹھاکرداس نے اپنی یاوہ سرائی اظہار کیا ہی اور کوتاہ اندیشی سے یہ جان کر کہ اپنی جھوٹ کی پشکارن و سے نور الٰہی کتاب ربانی کو بجھا اور مٹا دیا اس نام سے مشتہر کیا تاکہ نادان و علم و دانش سے بی بہرہ شخاص پادریصاحب کو مخبر عیسائیان سمجھیں کہ یہ شخص ہیں جنہوں نے میزان عدالت کا عدم ضروری ہونا کر دکھایا - مگر جو باانصاف ہیں اور معرفت حق میں چشم دل کھولنا چاہتے ہیں خوب جانتے ہیں کہ جسطرح آفتاب پر اگر کوئی خاک ڈالی تو پڑ سکیگی بلکہ خاک اڑانے والے کی نادانی روشن ہوگی اسیطرح مؤلف مذکور کی فریب آمیز خامہ فرسائی سے اس نور الٰہی کتاب ربانی کو عیب کا غبار نہیں پہنچا فقط مؤلف نے اپنے ہم رایونکی دہندلی عقل ہونیکا افشا کیا ہی مگر ہان اونسی بیعقل نہو تو کیا ہو - کیا دنیا داروں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا سہل ہے ہرگز نہیں - اس لئے فرمایا - (اوس نے اونکی آنکھوں کو اندہا اور انکے دلوں کو سخت کیا ہی نہو کہ انکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اونہیں چنگا کروں - یوحنا ۱۲ باب آیت ۴۰) پس واضح رہی کہ ان پادری صاحب کی ہٹ دہرمی کچھ نرالی ہی پہلی امت کے لوگ بھی مؤلف رسالہ کے ہمدم و ہمقدم ہوے ہیں اونہی وقت پر کہ خداوند کریم کیطرف سے ہدایت لائے ایمان لانے سے انکار کیا ہی چنانچہ آیت مذکورہ سے روشن ہے - اور اگرچہ میں جانتا ہوں

دوسری آیت - جس سے عبداللہ آتھم صاحب اپنے مضمون کی تائید نکالتے ہین۔ اسیپارے مین سورۃ توبہ کے چوتھے رکوع کی یہ آیت ہے۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتٰب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدٍ وھم صاغرون

ترجمہ - لڑائی کرو ان لوگون سے جو ایمان نہین لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ قیامت کے اور نہین حرام جانتے اس چیز کو جسے اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا ہے اور نہین قبول کرتے سچے دین کو ان لوگون مین سے جنہین کتاب دی گئی ہے یہان تک کہ دیوین جزیہ (یعنے ہول ٹیکس) اپنے ہاتھ سے اور وہ زیر دست ہون اس آیت کے مضمون کے الفاظ ناظرین کے زیر نظر ہین اور انمین صاف دکھائی دیگا کہ اس آیت سے تو صاف مخالفون مخلصی جزیہ پر ہو گئی ہے جو عین ضد اور منافی جہاد ایمان بالجبر کی ہے کیونکہ اس آیت کے دوسرے حصے مین جو لفظ مِن ہے وہ بیانیہ ہے جو حصۂ اول کے الذین کا بیان کرتا ہے یعنے وہ لوگ جو اہل کتاب ہین اور اسطرح اس آیت کا سارا مضمون اہل کتاب کے متعلق ہو جاتا ہے اور یہ لڑائی انتظامیہ جہاد مین داخل ہے۔ معلوم نہین ہمارے دوست آتھم صاحب اس آیت کے کونسے الفاظ سے اپنا مدعا نکالتے ہین۔

تیسری آیت - صاحب موصوف دسوین سیپارے اور سورۂ انفال کے پانچوین رکوع کی یہ آیت پیش کرتے ہین - وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ - فان انتھوا فان اللہ بما یعملون بصیر

ترجمہ - اور ان سے یہانتک لڑو کہ فتنہ نہ رہے اور تمام دین اللہ کے واسطے ہو جائے پس اگر باز رہین تو تحقیق اللہ اس چیز کو جسے وہ کرتے ہین دیکھنے والا ہے۔ اس آیت کے جملہ ویکون الدین کلہ للہ (یعنے تمام دین اللہ کے واسطے ہو جاے) سے جہاد ایمان بالجبر ثابت کرتے ہین لیکن اگر گذشتہ دفعات کو ذہن مین رکھینگے اور اس آیت کی ماقبل آیات کو ملاحظہ فرماوینگے تو اس آیت کو بھی جہاد ایمان بالجبر کا موید نہ پاوینگے۔ مخفی نہ ہے کہ قرآنی تعلیم کا بڑا منشا اور مطلب اللہ تعالی کا جلال اور بزرگی اور قدرت اور اعلاے کلمۃ اللہ ہے۔ اسی بنا پر مسلمانون کا حج اور عبادت الٰہی ادا کرنے کیلئے خانہ کعبہ مین اپنے مخالفون کے زور کے سبب منع کر دئے گئے تھے جیسا کہ اس آیت کی ماقبل کی آیات سے معلوم ہوتا ہے اسپر اللہ تعالی نے پھر حکم دیا کہ تم اپنے مخالفون سے لڑائی یہان تک کرو کہ ارکان حج اور عبادت بے خطرہ ادا ہو جائے۔ یہی معنے ہین ویکون الدین کلہ للہ کے ہماری تحقیقات کے بموجب یہ لڑائی بھی دفعیہ تھی۔

۱۱ - اب ہم چند آیات قرآنی تعلیم رحیمانہ اور کریمانہ کے بارہ مین لکھتے ہین جنسے مخالفون پر واضح ہو جائیگا کہ قرآن کسقدر احسان عام اور ہمدردی کا دوست ہے اور وہ کہان تک خطاکارون کی تقصیرون سے درگذر کرنے اور دشمنون کے لئے دعاے خیر کرنے اور عام ہمدردی کی تعلیم کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۲ - سورۂ رعد کے تیسرے رکوع مین جو تیرھوین سیپارے

مین ہے اپنی کریمانہ اور رحیمانہ تعلیم سے مصیبت کے وقت
صبر کرنے اور بدی کے عوض نیکی کرنے کی تعلیم یون کرتا
ہے۔ والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم و
اقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سرًّا
وعلانیۃ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ
اولئك لھم عقبی الدار ترجمہ اور وہ ایسے
لوگ ہین کہ اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر
ہین اور نماز کو قایم رکھتے ہین اس چیز سے کہ ہم نے
ان کو دی ہے ظاہر اور پوشیدہ خرچ کرتے ہین اور
برائی کو نیکی کے ساتھ ہٹاتے ہین۔ یہہ وہی لوگ
ہین جن کے واسطے ہے بھلا گھر کے یعنے
بہشت۔ پھر ۱۸ سیپارے مین سورۂ مومنون کے
آخری رکوع مین ہدایت ہوتی ہے۔ ادفع بالتی
ھی احسن السیئۃ ترجمہ دور کر ساتھ اُس
چیز کے کہ وہ بہت اچھی ہے برائی کو۔ یعنے بدی کو
عوض نیکی کرو۔ پھر اسی سیپارے مین سورۂ نور
کے تیسرے رکوع مین اپنی فضل و بخشش اور تقصیر وارون
کی خطاؤن سے درگذر کرنے کی یون تلقین کرتا
ہے۔ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ
ان یؤتوا اولی القربی والمسٰکین والمھٰجرین
فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون
ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم۔
ترجمہ۔ اور تم مین سے صاحبان بزرگی اور وسعت
قسم نہ کھاوین یہہ کہ قرابت والون اور فقیرون اور
واللہ کی راہ مین وطن چھوڑنے والون کو دین اور
چاہئے کہ معاف کرین اور درگذرین کیا تم اس بات کو
دوست نہین رکھتے کہ خدا تم کو بخشدے تحقیق اللہ تعالی
بخشنے والا ہے۔ اس آیت کے آخری فقرہ سے ظاہر ہے
کہ اگر خدا کی محبت چاہتے ہو تو تقصیروارون کی تقصیرون
کو معاف کرو یعنے خدا کے ساتھ محبت تب ہی سمجھی جائیگی
جب خطاکارون کی تقصیرون کو معاف کرو دیکھو یہہ آیت
احسان عام کی کیسی مؤید ہے۔ پھر سورۂ حٰمٓ سجدۃ
کے پانچوین رکوع کے شروع مین جو ۲۴ سیپارے مین
ہے برائی اور نیکی کا فرق ہے اور نیکی سے جو آخر مین بدی
نتیجہ حاصل ہوتا ہے اسکا بیان یون فرماتا ہے۔ ولا
تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی
احسن فاذا الذی بینك وبینہ عداوۃ کانہ
ولی حمیم ترجمہ اور نہین برابر ہوتی نیکی اور نہ برائی
۔ دفع کر بدی کو ساتھ اس خصلت کے کہ وہ بہت اچھی ہے
پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور اسکے دشمنی
ہے گویا کہ وہ دوست ہے قرابتی یعنے جب تو اپنے
دشمن کے ساتھ بدی کے مقابلہ مین بھلائی کریگا تو وہ تیرا
ناطہ دار دوست کیطرح بنجائیگا۔ کیا اس آیت مین صرف
اتنا امر کہ نیکی اور بدی برابر نہین اور جو شخص نیکی کی
عوض بدی کرے اسکا دشمن آخر کو اسکا دوست بنجائیگا
بیان ہوا ہے نہین نہین بلکہ مذکورہ روش کے آدمیونکو
اس صفت سے موصوف کیا ہے دیکھو اسی آیت کے بعد کی آیت
مین ہے۔ وما یلقٰھا الا الذین صبروا وما
یلقٰھا الا ذو حظ عظیم ترجمہ اور سکھلائی نہین
یہہ تعلیم مگر اسکو جو صاحب نصیب ہے۔ پس اے صاحبو غور کرو کہ

اسلام کس رو سے احسانِ عام کا دوست ہی۔ پھر سورہ شوریٰ کے چوتھے رکوع میں جو ۲۵ سیپارے میں یوں حکم ہوتا ہے۔ وجزٰؤا سیئۃ سیئۃ مثلہا ج فمن عفا واصلح فاجرہٗ علی اللہ، انہ لا یحب الظٰلمین ترجمہ اور برائی کا بدلہ اس جیسی ہی برائی ہے پس جس شخص نے معاف کیا اور صلح کی اللہ پر ہے اس کا اجر تحقیق وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔ پھر اسی سیپارے اور سورہ کے اسی رکوع کے آخر میں ہے ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور ترجمہ البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا تحقیق یہ ہمت کے کاموں میں سے ہی۔ پس اے ناظرین باانصاف ملاحظہ فرماتے جائیے کہ اسلام کسطرح احسانِ عام کا معاون ہے۔ باقی آیندہ۔

شائقین علمِ حدیث کو مژدہ

شکرِ خدا کہ از مدد بختِ کارساز۔ بر منتہای مطلبِ خود کامران شدم۔ کتاب **فضل الباری** ترجمہ صحیح البخاری کا پارۂ ثانی کاغذ۔ تقطیع۔ وضع سابق بیع الاعراب والاسناد چھپ کر طیار ہوگیا ہے اور پارۂ ثالث زیرِ طبع ہے۔ شائقین کو چاہیئے کہ قیمت مفصلہ ذیل پتہ ذیل پر روانہ فرما کر خریدار مشتہر کو ممنون منت فرماویں۔ قیمت فی پارہ عصہ محصول ڈاک سو جلد یکمشت کے خریدار کو ۵۰ جلد کمیشن اور محصول مذبور مفت خریدار۔ سو جلد سے کم کے خریدار کو دس جلد کمیشن اور محصول مذبور مفت۔

المشتہر خاکسار شرف الدین سب اوورسیر متعینہ تعمیرات کالج لاہور

المشتہر
محمد عبد الحق دہلی
کوچۂ رائمان

اشتہار تفسیر حقانی

اردو۔ سلیس میں یہ تفسیر تحریر کیگئی ہے۔ اس تفسیر کی چھ جلدیں اور ایک مقدمہ ہے مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب ہے جس میں خدا کی ذات و صفات اور نبوت اور ملائکہ اور الہام اور دوزخ و جنت کی حقیقت سے بحث ہے اور یاد ریوں اور نیچریوں اور دہریوں اور برہمو اور آریہ وغیرہم مخالفین کے شکوک کا جواب باصواب ہے پھر مجملاً مطالب قرآن کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور مصطلحاتِ قرآن کا بیان ہے اور ساتوں قرأت اور دیگر امور متعلقہ باصول تفسیر کا بیان ہے یہ مقدمہ چھپ چکا بڑی تقطیع پر ساڑھے بارہ جزء میں ہے اسکی قیمت ہر محصول عاجزین اول جلد کہ جسکو باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہے وہ بھی چھپ چکا اس میں ایک پارہ الم کی تفسیر ہے اسی تقطیع کلاں پر تخمیناً تین سو صفحے میں سورہ بقر آیات ۱ سے ۱۰۱ تک لکھی ہیں انکی نیچے ترجمہ بامحاورہ پھر خط کھینچکر اسکی تفسیر کی ہے پہلے قلم سے لفظ تفسیر لکھکر اسکے معنی لکھے ہیں اسکے بعد مفسرین کے اقوال امین سے قوی اور محکم کا بیان ہے اور ہر آیت کا پہلی آیت سے ربط اور شانِ نزول اور بیان اسرار و علم معانی و بلاغت کے متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دینی علاقہ رکھتے ہیں اس جلد کی قیمت سی محصول ڈاک ہیں تفسیر کی جلد زیر طبع ہے اور جو حامیانِ اسلام ان جلدوں کی قیمت پیشگی دیکر مدد کرینگے ان کا نام بطور مددگار کتاب کے کچھ حصہ میں لکھا جائیگا اور تفسیر کا ہدیہ بھی انجمن حمایت اسلام سے پیشگی قیمت کرامی ٹیلر ہوجائیگا۔ پس جو صاحب ہمدردیٔ اسلام سے پیشگی قیمت عطا فرمائیں تو خاص شہر کے پاس براہِ راست بھیجیں اور ہر جلد بھی قیمت بھیجنے سے مل سکتی ہے۔ ۔ ۔

المشتہر
محمد عبد الحق دہلی
کوچۂ رائمان

در مطبع بحر الاسلام بنگلور بابہتمام محمد شریف طبع شد ۱۳۰۴ھ